بیانات دیئے یا صدارتی خطبے پڑھے وہ سب بھی اس میں درج کر دیئے گئے ہیں اس لئے متعدد تحریکوں سے متعلق یہ کتاب ایسی تاریخی دستاویز ہی جن سے بعض نہایت اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مولانا کے چند فوٹو اور بعض تحریروں اور خطوط کے عکس بھی اس میں شامل ہیں۔ کتاب بحیثیت مجموعی معلومات افزا اور مفید ہی لیکن سرسیّد کے بارے میں اس میں جولب ولہجہ اختیار کیا گیا ہی وہ نامناسب ہی۔ سرسیّد کو کسی زمانہ میں لوگوں نے خواہ کچھ کہا ہو لیکن آج بھی جبکہ اُن کی شاندار قومی خدمات کے نتائج ہر مسلمان کے سامنے ہیں مرحوم کے بارہ میں وہی پرانی بات دُہرانا سلامت روی سے بعید ہی، کتاب میں بعض کتابت کی فاش غلطیاں بھی رہ گئی ہیں مثلاً ص ۳۱۰ سطر ۱۴ و ۱۵ میں ۱۹۴۹ء کی جگہ ۱۹۴۷ء ہونا چاہیئے۔

کاروانِ وطن ازجناب تلوک چند صاحب محرومؔ تقطیع کلاں ضخامت ۱۴۴ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد 5/7 پتہ: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی۔

حضرت محرومؔ ہماری پرانی نسل کے مشہور قادر الکلام اور بلند پایہ شاعر ہیں۔ موصوف کے کلام کے دو مجموعے "گنج معانی" اور "رباعیاتِ محرومؔ" شائع ہوکر عوام وخواص سے خراجِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔ یہ اُن کے کلام کا تیسرا مجموعہ ہی جو اُن کی قومی ووطنی نظموں، غزلوں اور قطعات پر مشتمل ہی۔ اس کے دو حصّے ہیں، پہلا حصّہ "فریادِ جرس" حصولِ آزادی کی نظموں پر شامل ہی اور دوسرا حصّہ جو منزل کے نام سے موسوم ہے اس میں آزادی سے لے کر اب تک کا کلام درج ہی۔ اگرچہ موصوف کو ہر صنفِ شاعری پر پوری قدرت ہی اور زبان وبیان۔ آدابِ فن کی رعایت اور رموزِ سخندانی سے ماہرانہ واقفیت کے اعتبار سے وہ اُستادِ سخن کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اُن کو سب سے زیادہ فطری اور طبعی مناسبت قومی شاعری سے ہی۔ چنانچہ اس مجموعہ میں اُن کی پہلی نظم جو اُنھوں نے ۱۹ برس کی عمر میں کہی تھی اور جس میں اُن کا جذبۂ بے قرارِ آزادیٔ وطن مصرعہ مصرعہ سے عیاں ہے اس دعویٰ کا روشن ثبوت ہی۔ کلام کے اس حصّہ میں شاعر نے ملک کی عظمت واہمیت، آزادی کی ضرورت۔ غلامی کی مصیبت۔ جاں نثارانِ وطن اور زعمائے ملک کی خدمات، ہندو مسلم اتحاد، تحریکِ خلافت وتحریکِ کانگریس، ان تمام چیزوں پر بھرپور اظہارِ خیال کیا ہی اور ہر جگہ آدابِ شاعری کی رعایت کے ساتھ اُن کا سوزِ نہاں صاف نمایاں ہی۔ پھر کمالِ سخنوری کے ساتھ شاعر کے پہلو میں جو دل ہی وہ کسی قدر